اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات میں

(۴۲)

تشیع ہی صراط مستقیم ہے

www.ketab.ir

تالیف:

حجۃ الاسلام سید عبد الکریم حسینی قزوینی

ترجمہ:

حجۃ الاسلام شیخ محمد علی توحیدی

مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام

سرشناسه	: حسینی قزوینی، سیدعبدالکریم، ۱۳۴۳ -
عنوان قراردادی	: التشیع هوالصراط المستقیم .اردو
عنوان و نام پدیدآور	: تشیع هی صراط مستقیم هی/تالیف سید عبدالکریم حسینی‌قزوینی ؛ ترجمه محمدعلی توحیدی.
مشخصات نشر	: قم: مجمع جهانی اهل بیت (علیهم السلام)، ۲۰۲۴م.=۱۴۰۳.
مشخصات ظاهری	: ۴۴ص.
فروست	: اهل‌بیت علیهم‌السلام کی تعلیمات مین؛ ۴۲.
شابک	: 978-964-7756-33-4
وضعیت فهرست نویسی	: فیپا
یادداشت	: زبان: اردو.
موضوع	: شیعه -- احادیث شیعه Shi'ah -- Hadiths (Shiite) شیعه -- احادیث اهل سنت Shi'ah -- Hadiths (Sunnite) شیعه Shi'ah
شناسه افزوده	: توحیدی، محمدعلی، ۱۹۵۵- م.، مترجم
شناسه افزوده	: مجمع جهانی اهل بیت (علیهم السلام)
شناسه افزوده	: Ahl al-Bayt World Assembly
رده بندی کنگره	: ۵/BP۱۱۶
رده بندی دیویی	: ۲۱/۲۹۷
شماره کتابشناسی ملی	: ۹۸۸۲[illegible]۴
اطلاعات رکورد کتابشناسی	: فیپا

اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات میں (۴۲)

تشیع ہی صراط مستقیم ہے

تالیف: حجۃ الاسلام سید عبدالکریم حسینی قزوینی/ تحقیقی کمیٹی

ترجمہ: حجۃ الاسلام شیخ محمد علی توحیدی

تصحیح: حجۃ الاسلام شیخ سجاد حسین

نظر ثانی: محمد عباس ہاشمی

کمپوزنگ: حجۃ الاسلام شیخ غلام حسن جعفری

ناشر: مجمع جہانی اہل بیتؑ

طبع اول: ۱۴۴۶ھ، ۲۰۲۵

مطبع: چاپ دیجیتال

تعداد: ۵۰

ISBN: 978-964-7756-33-4

www.ahl-ul-bayt.org--info@ahl-ul-bayt.org

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

پتہ: تردگلی نمبر ۶، جمہوری اسلامی بولیورڈ، قم، ایران۔ ٹیلی فون: ۰۰۹۸۲۵۳۲۱۳۱۲۲۱

بلڈنگ نمبر ۲۲۸، مد مقابل پارک لالہ، کشاورز بولیورڈ، تہران، ایران۔ ٹیلی فون: ۰۰۹۸۲۱۸۸۹۷۰۱۷۱

www.ketab.ir

فہرست

پیش لفظ ۹

تشیع ہی صراط مستقیم ہے

تمہید ۱۳

تحقیق کا اسلامی اسلوب ۱۹

اسلام اور تشیع ۲۱

پہلا پہلو: لفظ شیعہ کے لغوی اور اصطلاحی معنی ۲۱

دوسرا پہلو: تشیع کا آغاز کب ہوا؟ ۲۷

اس بات کے دلائل کہ مذہب اہل بیت سے تمسک واجب ہے ۳۵

تیسرا پہلو: تشیع ہی صراط مستقیم ہے ۳۹

چوتھا پہلو: نبی نے ہمیں شیعہ اثنا عشری کا نام دیا ہے ۴۰

چھٹا پہلو: شیعوں کی خصوصیات ۴۲

www.ketab.ir

پیش لفظ

عصر حاضر تہذیبوں کی جنگ کا زمانہ ہے۔ تبلیغ کے مؤثر اسالیب سے استفادہ کر کے اپنے افکار کی نشر و اشاعت کرنے والا ہر مکتب اس میدان میں گوئے سبقت لے جائے گا اور اہل جہان کی فکر پر اثر انداز ہو گا۔

ایران میں اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد ساری دنیا کی نگاہیں ایک مرتبہ پھر اسلام اور شیعہ تہذیب کی طرف مرکوز ہو گئی ہیں۔ دشمنوں نے اس فکری و روحانی طاقت کو توڑنے کی غرض سے اور دوستوں نے انقلابی و تہذیبی تحریک کے نمونوں کی پیروی اور اس سے الہام گیری کی خاطر اس ناب اور تاریخ ساز تہذیب کے امّ القریٰ کی طرف ... باندھ رکھی ہے۔

مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام نے خاندانِ عصمت کے پیروکاروں میں یکجہتی، ہم فکری اور باہمی تعاون کی ضرورت کو درک کرتے ہوئے دنیا بھر کے شیعوں کیساتھ ایک فعال رابطہ بر قرار کرنے اور فقہ جعفریہ کے مفکرین اور خلاق شیعوں کی عظیم و کارآمد قوت سے استفادہ کرنے کی غرض سے اس میدان میں قدم رکھا ہے تا کہ سیمیناروں کے انعقاد، کتابوں اور تراجم کی نشر و اشاعت اور شیعہ افکار سے متعلق علمی مواد کا تبادلہ کر کے اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات اور اسلام ناب محمدی کو فروغ دے سکے۔

www.ketab.ir

خدا کا شکر ہے کہ رہبر معظم حضرت آیت اللہ خامنہ ای مدظلہ کی اس حساس اور مکتب ساز میدان میں خصوصی ہدایات کی روشنی میں اہم اقدامات کیے گئے ہیں اور امید ہے کہ مستقبل میں یہ نورانی اور بنیادی نوعیت کی تحریک زیادہ سے زیادہ پھولے پھلے نیز آج کی دنیا اور قرآن و عترت کے درخشاں معارف کی تشنہ انسانیت زیادہ سے زیادہ اس مکتب کی روحانیت، عرفان اور ولایت کے حامل اسلام کے چشمہ رواں سے بہرہ مند اور سیراب ہو۔

ہمارا یہ یقین ہے کہ اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات کو صائب، ماہرانہ، منطقی اور استوار انداز سے پیش کر کے خاندانِ رسالت اور بیداری و حرکت و روحانیت کے پرچم داروں کی میراث کے ماندگار جلووں کو دنیا کے سامنے پیش کیا جاسکتا ہے اور اس کی بدولت ظہور سے پہلے ماڈرن جہالت، دنیا کو ہڑپ کرنے والوں کی آمریت و ہٹ دھرمی اور انسانیت و اخلاق سوز اقدار سے اکتائی ہوئی بشریت کو امام عصر علیہ السلام کی عالمی حکومت کا تشنہ و گرویدہ بنایا جاسکتا ہے۔

اس اعتبار سے ہم محققین اور مصنفین کی علمی کاوشوں اور تحقیقات کا استقبال کرتے ہیں اور خود کو ان مؤلفین اور مترجمین کا خادم سمجھتے ہیں جو اس بلند پایہ تہذیب کی نشر و اشاعت کی سعی کر رہے ہیں۔

ہمیں خوشی ہے کہ اس مرتبہ مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام کی ایک تحقیقی کتاب "اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات میں" کے عنوان سے آپ عزیزوں کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ یہ کتاب اس مقدس ادارے کے مایہ ناز محققین کی زحمتوں کا نتیجہ ہے کہ جسے لائق اور گرامی قدر مترجمین کی خامہ فرسائی نے اردو زبان کے قالب میں ڈھالا ہے اور ہم ان عالی قدر مؤلفین اور مترجمین کی توفیقات خیر کیلئے دعا گو ہیں۔

یہاں ہم اس کتاب کی تخلیق کیلئے سعی و کوشش کرنے والے ادارہ ترجمہ کے تمام عزیز دوستوں اور مخلص ساتھیوں کی بھی صدق دل سے قدر دانی کرتے ہیں۔

ہو سکتا ہے کہ تہذیبی جنگ کے میدان میں اٹھایا جانے والا یہ چھوٹا سا قدم، صاحبِ ولایت کی خوشنودی و رضامندی کا مشمول قرار پائے!

شعبہ تہذیب و ثقافت
مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام

www.ketab.ir

تشیع ہی صراط مستقیم ہے

تمہید

جب کوئی مسلمان فریضہ حج کی ادائیگی یا عمرے کی خاطر ارض حجاز کا سفر کرتا ہے تو وہ حج و عمرے کے مناسک کی بجا آوری کے دوران بندگی و عبادت اور اسلام وایمان کی لذت محسوس کرتا ہے۔اس دوران وہ اللہ کی بارگاہ میں روحانی اور معنوی نعمتوں میں غوطہ ور ہوتا ہے۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ وہ ایک تلخ حقیقت، ترش رو افراد، مطلق جاہلانہ رویے، اللہ اور رسول سے منسوب جھوٹی باتوں نیز مسلمانوں اور مومنوں پر لگائے جانے والی ان باطل تہمتوں سے بھی روبرو ہوتا ہے جو دشمنوں کی تراشی ہوئی اور ان کی طرف سے اسلامی معاشرے میں داخل کردہ ہوتی ہیں۔

اس سفر سے وابستہ اس کی روحانی امیدیں ایک تلخ اور درشت حقیقت سے جو اسلام اور مسلمانوں کے لئے نقصان دہ ہے؛ ٹکراتی ہیں۔ یہ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ ایسا ان مقدس عبادت گاہوں اور مساجد میں ہوتا ہے جو مسلمانوں کے ہاں سب سے بڑی مساجد محسوب ہوتی ہیں جبکہ اس مرد مسلمان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ ان مقدس مقامات میں حاضر ہو کر روحانی فیض حاصل کرے۔

www.ketab.ir

وہ اس بات کا سخت مشتاق ہوتا ہے کہ ان بارگاہوں کے ایوانوں میں ٹھہر کر اپنے ایمان اور معنویات کو مضبوط کرے لیکن افسوس کہ وہ اچانک بعض لوگوں کی جانب سے بد زبانی، بدسلوکی اور بد اخلاقی کے ہلاکت خیز مناظر کا سامنا کرتا ہے۔ یہ لوگ لمبی داڑھیوں اور کوتاہ لباس میں ظاہر ہوتے ہیں۔

اپنے تمام تر غلط طرز عمل کے باوجود وہ اس گمان میں مبتلا ہوتے ہیں کہ وہ اچھا کر رہے ہیں ﴿وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا﴾[۱]

ان کا یہ طرز عمل اور مومنین پر ان کی باطل الزام تراشی در اصل اس آیت کا مصداق ہیں: ﴿إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا﴾[۲]

(یہ ایک کھلی بے حیائی، ناپسندیدہ عمل اور برا طریقہ ہے۔)

﴿وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ﴾[۳]

(وہ اپنے گناہوں کا بوجھ اپنی پیٹھوں پر لادے ہوئے ہیں۔ دیکھو کتنا برا ہے یہ بوجھ جو وہ اٹھائے ہوئے ہیں!

در اصل انہوں نے کچھ باتوں کو یاد کرلیا ہے جبکہ بہت سی چیزیں ان کی نظروں سے اوجھل ہیں جیسا کہ شاعر کہتا ہے:

فقل لمن يدعى فى العلم معرفة   حفظت شيئاً وغابت عنك اشياء

۱۔ کہف/۱۰۴۔

۲۔ نساء/۲۲۔

۳۔ انعام/۳۱۔

www.ketab.ir

جو شخص علم و معرفت کا دعویٰ کرتا ہے اس سے کہو: تم نے ایک چیز کو تو رٹ لیا ہے لیکن بہت سی چیزیں تیری نگاہوں سے غائب ہیں۔

ان لوگوں سے ہماری عرض ہے کہ:

الف۔ قرآن و سنت سے تمسک بعض شرائط اور احکام پر موقوف ہے۔ قرآن و سنت سے تمسک سے مراد صرف یہ نہیں کہ داڑھی لمبی رکھی جائے اور کوتاہ لباس پہنے جائیں بلکہ مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ واجبات کی مکمل پاسداری کرے اور وہ تمام محرمات سے اجتناب کرے ورنہ وہ اس آیت کا مصداق ٹھہرے گا:

﴿أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ؟ فَمَا جَزَاءُ مَن يَفْعَلُ ذَٰلِكَ مِنكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾[1]

کیا تم کتاب کے کچھ حصے پر ایمان لاتے ہو اور کچھ حصے سے کفر اختیار کرتے ہو؟ پس تم میں سے جو کوئی ایسا کرے اس کی سزا دنیوی زندگی میں رسوائی کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے اور قیامت کے دن یہ لوگ سخت ترین عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

ب۔ دین اسلام کے بدیہی اور مسلمہ احکام میں سے ایک یہ ہے کہ مومنوں پر جھوٹی تہمت لگانا اور باطل باتوں کو ان سے منسوب کرنا کبیرہ گناہوں میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متعدد آیات میں اس سے منع کیا ہے۔ ایک جگہ فرماتا ہے:

﴿فَمَنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾[2]

۱۔ بقرہ/۸۵۔

۲۔ آل عمران/۹۴۔

www.ketab.ir

اس کے بعد جنہوں نے اللہ کی طرف جھوٹی نسبت دی وہی لوگ ظالم ہیں۔

سورہ آل عمران میں ان جھوٹی تہمت لگانے والوں کے بارے میں فرماتا ہے:

﴿إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ﴾[1]

جھوٹی تہمت وہی لوگ لگاتے ہیں جو اللہ کی نشانیوں پر ایمان نہیں رکھتے۔

پس ان لوگوں کے لئے کیسے جائز ہے کہ وہ مومنین پر جھوٹی تہمت لگائیں حالانکہ یہ مومنین ان تہمتوں سے بری ہیں چنانچہ ان کی دستیاب کتابیں اور ان کے واضح عقائد ان کے سچے ایمان اور حقیقی مسلمان ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

یہ مومنین اس بات کا اقرار اور اس پر فخر کرتے ہیں جبکہ تم انہیں کافر قرار دیتے نیز ان پر تہمت اور بہتان کے تیر برساتے ہو، حالانکہ اللہ نے تمہیں اس سے منع کیا ہے۔ دراصل تم اللہ کے اس کلام کو نہ ماننے پر مصر ہو:

﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾[2]

جو شخص تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مومن نہیں ہے۔

تمہاری یہ روش اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ بالکل عناد برتنے کے علاوہ کچھ نہیں جبکہ اللہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے:

۱۔ نحل/۱۰۵۔

۲۔ نساء/۹۴۔

www.ketab.ir

﴿الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللَّهِ وَعِندَ الَّذِينَ آمَنُوا كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ﴾[1]

ترجمہ: جو لوگ اللہ کی آیات میں جھگڑا کرتے ہیں بغیر ایسی دلیل کے جو اللہ کی جانب سے ان کی پاس آئی ہو (ان کی) یہ بات اللہ اور ایمان لانے والوں کے نزدیک نہایت ناپسندیدہ ہے۔ یوں اللہ ہر متکبر سرکش کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

ج۔ عرصہ ہوئے مسجد الحرام اور مسجد نبوی کے گوشوں میں اسی قماش کے بعض مردوں سے میرا واسطہ پڑا جو پکار پکار کر کہہ رہے تھے: اے شیعو! تم کافر اور مشرک ہو اور تم اپنے اماموں کی قبور کی عبادت کرتے ہو۔ اگر ان لوگوں کی پاس ذرا بھی عقل ہو تو اس بہتان کا جھوٹا اور باطل ہونا روز روشن کی طرح واضح ہے۔ جب اس قسم کی تہمت عام جگہوں پر بھی حرام ہے تو اللہ کے مقدس گھر اور مسجد نبوی میں جو اتحاد امت اور ایمان کے دو مراکز ہیں اس کی حرمت کا کیا حال ہوگا؟

د۔ ان لوگوں سے میری درخواست ہے کہ وہ حقیقت اور حرف حق پر کان دھریں اگرچہ تھوڑی دیر کے لئے ہی سہی اور اس کتابچہ کو غور و خوص اور توجہ کے ساتھ پڑھیں۔ اس کے بعد انہیں حق ہے کہ وہ ہمارے حق میں یا ہمارے خلاف فیصلہ کریں البتہ دلیل اور برہان کی روشنی میں کیونکہ یہ کتابچہ تشیع اور اس کی حقیقت کے بارے میں صرف ایک تہمت کا جواب ہے۔ میں نے اس موضوع کے بارے میں کتاب اور سنت کی روشنی میں استدلالی اور موضوعی بحث کی ہے۔

۱۔ غافر/۳۵۔

www.ketab.ir

ہم ان لوگوں کے تمام سوالوں اور اعتراضات کا جواب دینے کے لئے مکمل طور پر تیار ہیں تاکہ وہ حق اور باطل کو پہچان لیں بشرطیکہ انہیں اسلام سے محبت ہو اور وہ اس کی طرف سچی دعوت دینے والے نیز حق اور حقیقت کی معرفت کو اہمیت دینے والے ہوں کیونکہ حقیقی مسلمان وہ ہے جو حقیقت کو ترجیح دے اور اسے اپنائے۔ جب قرآن کریم غیر مسلموں کو بھی حقیقت تک رسائی کے لئے بحث و گفتگو کی دعوت دیتا ہے تو مسلمانوں کو اپنے درمیان اس بارے میں زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:

﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾[1]

اے اہل کتاب! اس کلمے کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں نیز اللہ کے سوا آپس میں ایک دوسرے کو اپنا رب نہ بنائیں۔ پس اگر وہ نہ مانیں تو ان سے کہئے: گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں۔

۵۔ زیر نظر کتابچہ راقم اور ایک وہابی شخصیت کے درمیان بحث و گفتگو کا نتیجہ ہے۔ یہ شخص ان کے ایک ادارے کا سربراہ اور عہدیدار ہے۔ اپنی ذمہ داریاں نبھانے میں اس کا بڑا کردار ہے۔ اس کا نام عمر ہے۔۔۔ میں اس کا مکمل تعارف کرانا نہیں چاہتا تاکہ اس کے لئے مسائل پیدا نہ ہوں۔ اس شخص کے شدید تعصب کے باوجود راقم اس کے ذہن سے تشیع کے بارے میں موجود ناروا تہمتوں کی غلاظت کو دور کرنے میں کامیاب ہوا۔ اس کا

۱۔ آل عمران/۶۴۔

www.ketab.ir

خیال تھا کہ تشیع باہر سے درآمد شدہ نظریہ ہے جس کی بنیادیں اسلامی نہیں۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس شخص نے حق کی طرف رجوع کیا اور اسے مذہب اہل بیت کی ہدایت نصیب ہوئی۔

یوں اس نے اہل بیت کی فقہ پر عمل شروع کیا۔ یہ سب اس موضوعی بحث و گفتگو اور استدلال کا نتیجہ تھا کہ مکتب اہل بیت کی پیروی ضروری ہے کیونکہ یہی اسلام کا صراط مستقیم ہے۔

تحقیق کا اسلامی اسلوب

اسلام کے ہاں ایک منفرد اور مخصوص اسلوب ہے جس کی وہ اپنے پیروکاروں اور معتقدین کو تربیت دیتا ہے۔ یہ اسلوب حقیقت کی تلاش اور حق محوری سے عبارت ہے۔ یہی وہ اسلوب ہے جو انسان کو حقیقت تک پہنچانے کے علاوہ اسے مذہبی، قومی اور علاقائی تعصبات سے آزاد کرتا ہے۔

جب انسان ان تعصبات سے آزاد ہوتا ہے تو وہ فضل و کمال اور حقیقت کی بلندیوں کو چھولیتا ہے۔ پھر وہ تعصبات اور میلانات کی بجائے عقل کی رہنمائی میں زندگی گزارنے لگتا ہے۔

حقیقت اور واقع تک رسائی کے لئے درج ذیل شرائط درکار ہوتی ہیں:

پہلی شرط: یہ کہ انسان اپنے نفسیاتی، فکری اور دیگر میلانات و تعصبات سے آزاد ہو جائے۔

دوسری شرط: یہ کہ انسان جس موضوع کا تحقیقی جائزہ لینا چاہتا ہے اس کا مطلق معروضی حقائق کے تحت جائزہ لے۔

www.ketab.ir

تیسری شرط: یہ کہ وہ کسی مذہب یا نظریے کے بارے میں اس وقت تک کوئی موقف اختیار نہ کرے اور کوئی فیصلہ نہ دے جب تک وہ اس کی بنیادوں اور مفاہیم کے بارے میں مکمل آگاہی حاصل نہ کرے۔ جب وہ یہ مرحلہ طے کر لے تو پھر اس کے حق میں یا اس کے برخلاف رائے قائم کرے۔

یہ نکات وہ تین نمایاں اور بنیادی حقائق ہیں جو تحقیق کرنے والے کو حق اور حقیقت تک پہنچاتی ہیں۔

ہر مسلمان کو ان خصوصیات کا حامل ہونا چاہیے اور کسی چیز کے بارے میں کوئی فیصلہ کرنے کے معاملے میں ان تینوں اصولوں کا سہارا لینا چاہیے۔

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سے یوں خطاب فرماتا ہے ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا﴾[1]

ترجمہ: اور اس چیز کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں ہے کیونکہ یقیناً کان، آنکھ اور دل سب سے بازپرس ہوگی۔

جب اللہ اپنے عظیم اور معصوم رسول سے یوں خطاب فرماتا ہے تو غیر معصوم مسلمان کا مسئلہ واضح ہے۔ پس ہمیں چاہیے کہ علم و آگاہی کے بغیر بات نہ کریں اور معرفت کے بغیر کسی چیز کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ کریں۔ اس اسلوب کی پابندی اور اس طریقے سے تمسک حق پرستی اور ایمان کا تقاضا ہے۔

۱۔ اسراء/۳۶۔

www.ketab.ir

اسلام اور تشیع

مذکورہ بالا تمہید کو مد نظر رکھتے ہوئے اب ہم اسلام کے اندر تشیع کی حیثیت کے بارے میں تحقیقی بحث کریں گے اور دیکھیں گے کہ کیا تشیع ایک ایسا نظریہ ہے جو باہر سے آکر اسلام کے ساتھ چمٹ گیا ہو؟ کیا تشیع ایسا اجنبی طرزِ فکر ہے جو اسلام سے بیگانہ ہو یا یہ اسلام کے اندر سے پھوٹا ہے جو کسی صورت اسلام سے جدا نہیں ہو سکتا؟

یہ وہ موضوع ہے جس کے بارے میں ہم اختصار کی روش اپناتے ہوئے واضح انداز میں اس طرح گفتگو کریں گے جس میں کوئی ابہام نہ ہو۔ یہاں ہم پانچ زاویوں سے اس موضوع کا جائزہ لیں گے۔

پہلا پہلو: لفظ شیعہ کے لغوی اور اصطلاحی معنی

لغوی معنی: لفظ شیعہ کے لغوی معنی ہیں: ساتھ جانے والا، متابعت کرنے والا۔ صاحب قاموس نے اس معنی کی تائید کرتے ہوئے کہا ہے:

کسی شخص کے شیعہ سے مراد ہے: اس کی متابعت کرنے والا اور اس کا مددگار۔[1]

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول اسی معنی کا حامل ہے: ﴿وَإِنَّ مِن شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ ۝ إِذْ جَاءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ﴾[2]

۱۔ قاموس اللغۃ، ج ۲، ص ۲۴۶۔

۲۔ صافات/۸۳۔۸۴۔

www.ketab.ir